

21049 - ایام تشریق میں واجب روزوں کی قضاء جائز نہیں

سوال

لاعلمی سے میں نے ایام تشریق میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء کر لی ، تو کیا مجھے ایام تشریق میں رکھے ہوئے روزے شمار کرنے چاہئیں یا مجھے ایام تشریق کے بعد دوبارہ یہ روزے رکھنے ہوں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله

عید الاضحی کے بعد تین دنوں کو ایام تشریق کہا جاتا ہے ، جو گیارہ ، بارہ ، اور تیرہ ذی الحجہ بنتے ہیں ان ایام میں روزے رکھنا حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

نبیۃ الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں)

صحیح مسلم حدیث نمبر (1141) -

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقیناً یوم عرفہ ، یوم النحر اور ایام تشریق ہماری اہل اسلام کی عید ہے اور یہ کھانے پینے کے ایام ہیں) -

سنن نسائی حدیث نمبر (3004) سنن ترمذی حدیث نمبر (773) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2419) علامہ البانی رحمہ

اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے -

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج تمتع یا حج قرآن میں قربانی نہ پانے والے شخص کو ایام تشریق کے روزے رکھنے کی اجازت دی ہے -

عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ :

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے روزے صرف اسے رکھنے کی اجازت دی ہے جو قربانی نہ پائے)
(- صحیح بخاری حدیث نمبر (1998))

لہذا اسی لیے جمہور علماء کرام ان ایام میں نفلی یا پھر بطور قضاء یا نذر کے روزے رکھنے سے منع کرتے ہیں ، بلکہ اگر وہ ان ایام میں روزے رکھ لے تو اسے باطل قرار دیتے ہیں -

راجح مسلک بھی جمہور علماء کرام کا ہی ہے اور صرف اس سے وہ حاجی مستثنیٰ ہوگا جسے قرباری نہیں ملتی تو وہ ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے -

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

(اور اسی طرح عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے نہیں رکھیں جائیں گے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ، لیکن صرف اتنا ہے کہ ایام تشریق میں حج تمتع اور حج قرآن میں جو قربانی نہ کرسکتا ہو وہ روزے رکھ سکتا ہے اس کی احادیث میں دلالت پائی جاتی ہے ----

لیکن یہ کہ ان ایام میں نفلی یا پھر کسی اور سبب سے روزے رکھے جائیں وہ عید کے دن کی طرح جائز نہیں) -

فتاویٰ رمضان جمع اشرف عبدالقصد صفحہ (716) سے نقل کیا گیا ہے

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(لہذا قربانی نہ پانے والے متمتع اور قارن حاجی کے لیے ان تین ایام (تشریق) میں روزے رکھنا جائز ہے تا کہ روزے رکھنے سے قبل ہی موسم حج ختم نہ ہو جائے ، اور اس کے علاوہ کسی اور کے لیے روزے رکھنا جائز نہیں ، حتیٰ کہ اگر انسان پردماہ کے مسلسل روزے بھی ہوں اور وہ رکھ رہا ہو تو وہ عید اور ان تین دنوں میں روزے نہیں رکھے گا بلکہ ان ایام کے بعد اپنے روزوں میں تسلسل رکھے گا) - دیکھیں فتاویٰ رمضان صفحہ (727) -

لہذا اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے جو ایام تشریق میں رمضان کے روزوں کی قضاء کی ہے وہ صحیح نہیں بلکہ آپ کو دوبارہ رکھنے ہوں گے -

اور پھر رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء میں تسلسل اور تتابع شرط نہیں کہ یہ روزے مسلسل رکھیں جائیں اس لیے آپ قضاء کے روزے مسلسل بھی رکھ سکتی ہیں اور ایک ایک کر کے بھی -

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (21697) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں -

والله اعلم .